تاج الشریعه ایک مقناطیسی شخصیت

خدائے عزوجل نے جب اس عالم پاک کومعرض وجود میں لایاتو اس عالم رنگ وبو کواپنی حکمت کاملہ سے ہرطرح سے سنوارااوررشد وہدایت کے لیے انبیاءکرام کامقدس سلسلہ شروع کیا۔اس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھااورانتہا ہمارے آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر ہوئی اسی لیے اللہ تبارک وتعالی نے خاتمیت کی مہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثبت کردی اورارشادفرمایا کہ ﴿**ما کان محمد أبا أحد من رجال لکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین وکان الله بکل شئی علیما**﴾(**سورۂ احزاب آیت ٤٠**) پھر صاحب آیت کریمہ **وعلمك مالم تكن تعلم** منبع علم وحکم، سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے وضاحت فرمادی کہ " **لا نبي بعدي**" (**بخاری ومسلم**) لیکن جب انبیاءکرام کاسلسلہ بند ہوگیاتو اب تبلیغ دین کی عظیم ذمہ داریوں کا بیڑاامت کے علماءکرام کے کندھوں پرپڑااورعلماء کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان عالیشان ہے " **العلماء ورثة الأنبياء** " (**ترمذی باب : ماجاء في الفقه علی العبادة**) اوراب علماءکاتسلسل جاری ہے تاقیام قیامت جاری رہے گاجواپنے قول وعمل سے ہرزمانے میں اورہرعلاقے میں جادۂ حق کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔انہیں علمائے کرام سے بقیۃ السلف عمدۃ الخلف سیدی مرشدی جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضورتاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضاخاں ازہری دامت برکاتہم القدسیہ کی عظیم ہستی ہے جن کی عبقریت کااعتراف ہرایک کو ہے۔آپ نے مرکزعلم وفن سرزمین بریلی شریف خانوادۂ رضامیں اپنی آنکھیں کھولیں اورخاندانی روایت کے مطابق دینی وعصری تعلیم مکمل کی۔آپ کی شخصیت زہدوتقوی،عہدوفا، پیکرتسلیم ورضااورحسن اخلاق کی جامع مرقع ہے۔آپ کودیگر بزرگان دین کی طرح سلسلۂ قادریہ میں حضورغوث اعظم رضی اللہ عنہ سے خاص نسبت ہے۔آپ اللہ عزوجل اوراس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اورفرمانبرداری یعنی قرآن وسنت پرکاربند رہنے کے بعدحضرت غوث پاک کی تعلیمات مقدسہ پرخصوصی طورپرعمل کرتے ہیں اوراپنے ہربیان سے پہلے یہ اشعارلازمی طورسے پڑھتے ہیں

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے
انتظار کرم تشت من عینی را
اے خدا !جود خدا دین خدا خداداں مددے

اسی لیے تو قدرت کاملہ نے آپ کواپنی بہترین نعمتوں سے سرفرازفرمایا ہے۔

حضورغوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اگرمسائل نہ ہوتے تو تمام لوگ عابدوزاہد بن جاتے لیکن مسلمانوں پرجب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ صبرکادامن چھوڑدیتے ہیں اوراپنے رب سے دورہوجاتے ہیں یادرکھو!جوصبرکے امتحان میں پورانہ اترا وہ عطائے الٰہی سے محروم رہ گیا۔“حضورغوث پاک صبرہی کواللہ تعالی کی خوشنودی قراردیتے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کافرمان مقدس ہے”**إن الله مع الصابرين** " (سورۂ بقرۃ آیت ۱۵۳)بیشک اللہ صبرکرنے والوں کے ساتھ ہے۔اورنبی اکرم نورمجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے کہ ایک مرتبہ صحابی رسول نے عرض کیایارسول اللہ!**ما الإيمان ؟** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا”**الصبر والسماحة** " صبراورسخاوت (شعب الایمان)حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کاقول ہے کہ " **الصبر من الإيمان بمنزلة الرأس من الجسد فإذا ذهب الصبر ذهب الإيمان** " صبرایمان کاحصہ ہے جیسے سرجسم کاتوصبر کافوت ہوناایمان کاختم ہوناہے (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۷،ص:۲۲۹)حضرت عبداللہ ابن مسعودرضی اللہ عنہ کاقول ہے " **الصبر نصف الإيمان** "صبرآدھاایمان ہے۔(مستدرک ج:۸،ص:۳۳۶)اسی لیے ان فرمودات کے بناپرحضورغوث پاک کے نزدیک صبرہی عبداورمعبودکے درمیان رشتہ کومزید مستحکم

کرنا ہے،صبر ورضا کو چھوڑ دینا آپ کی تعلیمات کے منافی ہے۔حضور تاج الشریعہ کے لیے سلسلہ قادریہ کی یہ تعلیمات آپ کی حیات طیبہ کا جزء لاینفک بن چکا ہے کیوں کہ آپ کی زندگی میں بے شمار نشیب وفراز آئے آپ نے صبر کا دامن کبھی نہیں چھوڑا دشمنوں اور حاسدوں نے آپ کو بہتیرے تنقیدوں کا ہدف بنایا اور الزام تراشیاں کیں اور ہر طرح اس مرد آہن کو اسلاف کی پیروی سے روکنے کی کوشش کی لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور مسلک اعلیٰ حضرت پہ گامزن رہے۔

آپ نے شہنشاہ ولایت سے خوب فیضیاب ہو رہے ہیں جس کے متعلق ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی بیان کرتے ہیں:۱۹۸۲ء میں پاکستان کے دوسرے سفر کے دوران ایک روز شہزادۂ غوث الوری سیدنا پیر طریقت علاء الدین گیلانی (رحمہ اللہ علیہ) کی زیارت کے لئے حضرت تاج الشریعہ، راقم اور تقریبا ۲۰۔۲۵ مریدین ومعتقدین ان کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے .... ناشتہ کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔حضرت پیر صاحب قبلہ نے علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ کی تعریف میں فی البدیہہ عربی میں ایک قطعہ پڑھا۔قطعہ تو اس وقت یاد نہیں ہے،مفہوم یہ تھا:''اختر رضا۔اختر (ستارہ) کی طرح تابندگی بکھیرے گا،حضرت تاج الشریعہ نے حضور پیر صاحب قبلہ سے دعاء کے لیے کہا۔اس پر پیر صاحب قبلہ نے فرمایا ''اختر رضا! ہم تمہارے لیے کیا دعا کریں گے۔تمہارے دادا احمد رضا خاں صاحب کو میرے دادا غوث اعظم نے اتنا دیا ہے کہ تم اسی خزانے سے نکالتے رہو، بانٹتے رہو، کبھی ختم نہیں ہوگا اور تمہارے مصطفیٰ رضا خاں (مفتی اعظم ہند) کو بھی بہت دیا ہے میرے غوث اعظم نے،، پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔(پندرہ روزہ غازئی ملت کولکاتا نومبر ۲۰۰۳ء)

اسی لیے تو آپ بارگاہ غوثیت میں محبت وعقیدت کا گلدستہ لیے یوں عرض گزار ہیں

صدقہ رسول پاک کا جھولی میں ڈالدیں
ہم قادری فقیر ہیں یاغوث المدد
دل کی سنائے اختر دل کی زبان میں
کہتے ہیں بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

آپ کی ذات گرامی زہد وتقوی، پرہیز گاری، علم اور بردباری کا کامل نمونہ اور شفقت ومحبت کا منبع ہے۔بزرگان دین سے گہرا تعلق اور جدا کبر حضور اعلیٰ حضرت سے والہانہ عشق جا بجا نظر آتا ہے اور پیغام رضا کو عام کرنا آپ کا شیوہ ہے جس کی ترجمانی آپ کے اس شعر سے ہوتی ہے

جہاں میں عام پیغام شہہ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر تجدید وفا کردیں

اس شعر کی تشریح خود ہی سفر پاکستان کے دوران اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ ''پیغام رضا کوئی نیا پیغام نہیں ہے بلکہ وہی پیغام ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جس پر صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور علماء صالحین کا عمل ہے یہی پیغام رضا ہے۔دنیا والوں کا پیغام یہ ہیکہ آگے کی طرف دیکھو لیکن اسلام کا پیغام یہ ہے کہ دنیا کے معاملہ میں Advance ہو اور دین کے معاملہ میں پیچھے والوں کو دیکھو اگلوں کو دیکھو یہ میرا پیغام نہیں ہے یہ میری بات نہیں ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا ''**لا يصلح آخر هذا الأمر إلا ما أصلح أوله** ''اس امت کے آخری لوگوں کا سدھار اسی طور پر ہوگا جس طور پر ان کے اگلوں کا ہوا تھا

(نوٹ: میں نے اس قول کو حتی الامکان ڈھونڈا لیکن حضرت عبد اللہ ابن مسعود کا قول نہیں پایا لیکن بعینہ اسی طرح کا قول حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا پایا "**لا يصلح آخر هذا الأمر إلا ما أصلح أوله**" **تمهيد لابن عبد البر** اور دوسری روایت میں اس لفظ سے ہے "**ولن يصلح**

آخر هذه الأمة إلا بما صلح به أولها" العلل لأحمد بن حنبل)

وہ سدھار کیسے ہوا انہوں نے سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر قربان کر دیا۔

جان و دل تیرے قدم پر وارے
کیا نصیبیں ہیں تیرے یاروں کے

مسلک اعلی حضرت کیا ہے؟

اہل سنت کا بیڑا ہے پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

(از خطابت تاج الشریعہ)

آج کے اس دور میں آپ لاکھوں انسانوں کے مرجع عقیدت ہیں آپ کی ایک جھلک کی زیارت کے لیے بڑے بڑے وجاہت پسند آپ کی دہلیز پر کھڑے رہنا اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ آپ کی مزاج میں انکساری وفقر کا عنصر سب سے زیادہ غالب ونمایاں ہے جو دراصل یہی روحانیت وتصوف کی جان ہے۔ آپ کے قول وفعل میں مکمل ہم آہنگی نظر آتی ہے، وظائف میں مشغول اور کاموں کی بہتات میں رہتے ہوئے بھی اپنے عقیدتمندوں اور حاجتمندوں کی ضرورتوں کو پورا کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں جو درحقیقت تصوف کی روح ہے آپ صحیح معنوں میں انبیاء کرام کے ان مقدس ومحترم جانشینوں میں ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو شریعت وطریقت کی حقیقت کے اسرار ورموز سے آگاہ کیا۔

آپ کے علمی کمالات کا تذکرہ کرتے ہوئے سید وجاہت رسول قادری صاحب کچھ یوں رقمطراز ہیں:

''فقیر قیام بریلی کے دوران تین دن دورحدیث کے اختتامی ایام میں آپ سے درس حدیث ساعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے جس طلاقت زبان، اور سلاست وروانگی کے ساتھ عربی میں احادیث کے مطالب ومعانی بیان کی متن حدیث پر جرح کی ،اسرار ورموز اور نکات کی تشریح کی ،اور اشکال رفع فرمائیں اس سے علم حدیث اور اصول حدیث پر آپ کی کامل دسترس، وسعت مطالعہ اور عربی لغت اور صرف ونحو پر عبور کا اندازہ ہوتا ہے۔ درس حدیث ساعت کرتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے امام الشیخ احمد رضا خاں محدث بریلوی اور ان کے صاحبزدگان حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خاں اور حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ کا فیضان ان کے قلب وزبان پر جاری ہے۔ انداز تکلم ایسا حسین کہ دل چاہ رہا تھا کہ یہ بولتے رہیں اور ہم سنتے رہیں،،

اور آپ کے تحریری خدمات کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ

''آپ زہد وتقوی کے اعتبار سے ایک بلند مقام کے حامل ہیں، عربی، اردو اور انگریزی میں متعدد کتب کے مصنف ہیں آپ کے فتاوی کا ضخیم مجموعہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے البتہ ازہر الفتاوی ''Azharul Fatawa،، کے نام سے ۳۲ اور ۴۴ صفحات پر مشتمل دو حصوں میں منتخب انگریزی فتاوی ڈربن ساؤتھ افریقہ سے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ صاحب دیوان نعتیہ شاعر بھی ہیں۔ عربی، اردو اور انگریزی میں کمال دسترس رکھتے ہیں۔ آج کل بخاری شریف کا حاشیہ عربی زبان میں لکھ رہے ہیں،،۔ (معارف رضا صد سالہ جشن دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف نمبر ص ۱۶)۔

اللہ رب العزت اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا عشق آپ کے رگ وپے میں جاری وساری ہے۔ آپ آیات ربانی اور سنت نبوی کی مکمل تصویر

ہیں۔ جو آپ کے اس شعر سے عیاں ہے

عطا ہو بے خودی مجھکو خودی میری ہوا کر دیں
مجھے یوں اپنی الفت میں میرے مولی فنا کردیں

اور **الحب فی اللہ والبغض فی اللہ** پر عمل کرتے ہوئے عامۃ المسلمین اور خاص کر مریدین ومتوسلین اور عقیدتمندوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ

نبی سے جو ہو بے گانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر مادر برادر جان ومال ان پر فدا کر دیں

آپ اپنے عمر کی اس دہلیز پر اور آج کے اس پرفتن دور میں بڑی خاموشی کے ساتھ دنیاوی طمع اور ستائش کی تمنا کئے بغیر دین اسلام کی خدمت اور آبیاری میں جادہ پیما ہیں۔ اور بارگاہ رسالت میں امیدورجا کا دامن پھیلائے ہوئے عرض گزار ہیں

میری مشکل کو آسا یوں میرے مشکل کشا کردیں
ہر ایک موج بلا کو میرے مولی ناخدا کردیں

اور مقطع میں فرماتے ہیں

مجھے کیا فکر ہو اختر میرے یاور ہیں وہ یاور
جو خود میری بلاؤں کو گرفتار بلا کردیں

آپ اپنے اکابر واسلاف کے ذکر وفکر سے ہر محفل کو نورانیت بخشتے رہتے ہیں، آپ تاجدار ولایت حضور غوث اعظم، سلطان الھند خواجہ غریب نواز، شیخ الاسلام والمسلمین حضور اعلی حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، حجۃ الاسلام حامد رضا خاں، مظہر غوث اعظم حضور مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خاں، مفسر اعظم ہند حضرت ابراہیم رضا خاں، صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی، حضور محدث اعظم ہند مولانا سید محمد جیلانی اشرفی کچھوچھوی، صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی اور حضور حافظ ملت علیہم الرحمۃ والرضوان درحقیقت انہیں نفوس قدسیہ کی امانتوں کے سفیر اور امین ہیں
۔

آپ کے دینی وعلمی تحریری تقریری وتبلیغی اور سماجی خدمات پر ایک مبسوط سوانح لکھنے کی ضرورت ہے اور کیوں نہ ہو یہ وہ ہستی ہے جو قلب ونظر کی بھرپور پرورش کرتی ہے اور جس نے رفعت شان مصطفی ﷺ کو بلند کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ آپ کی پاکیزہ سیرت کو اجاگر کیا جائے، آپ کی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اس لیے کہ آپ کی مبارک زندگی ہی ہم اہلسنت وجماعت کے نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ اب اس قحط الرجال میں آپ جیسی مقناطیسی شخصیت کے حالات وواقعات اذکار وافکار کو زیادہ سے زیادہ پیش کرنے کی ضرورت ہے تا کہ بھٹکے کے ہوئے آہوؤں کو حال حرم معلوم ہو سکے اور وہ شاید پھر منزل کی جانب جادۂ پیما ہو سکیں۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا ظل عاطفت تا دیر ہم ناتوانوں کے اوپر قائم ودائم رکھے۔ آمین

محمد امام الدین قادری :الأزہر الشریف کلیۃ اللغات والترجمہ قسم الدراسات الاسلامیۃ الانجلیزیۃ،القاہرۃ مصر

Emial ID: mdimamudin@yahoo.com